سوال

(405) نماز عید کے بعد مصافحہ اور گلے ملنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹھینگ موڑ(الٰہ آباد) سے محمد شفیع پوچھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عام طور پر نماز عید کے بعد مصافحہ کرنے اور گلے ملنے کی عادت ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز عید کے موقع پر مبارک باد دینے کا بھی ثبوت ملتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز عید کے بعد مصافحہ کرنے یا گلے ملنے کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمة اللہ علیہ سے کسی نے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے بایں الفاظ بڑا جامع جواب دیا فرماتے ہیں۔: ''مصافحہ بعد از سلام آیا ہے۔ اور عید کے روز بھی بحیثیت تکمیل سلام مصافحہ کریں تو جائز ہے۔ بحیثیت خصوص عید بدعت ہے کیوں کہ زمانہ رسالت وخلافت میں مروج نہ تھا۔''(فتاویٰ ثنائیہ :1/450)

البتہ عید کے بعد ایک دوسرے کو بایں الفاظ مبارک باد دی جا سکتی ہے۔ ''تقبل اللہ منا و منکم ''(اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے) اگرچہ اس کے متعلق بھی کوئی مرفوع روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔تاہم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا عمل صحیح سند سے منقول ہے۔چنانچہ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''کہ صحابہ کرام جب عید کے دن ملتے تو مذکورہ الفاظ سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے تھے۔''(فتح الباری :3/446)

اسی طرح محمد بن زیاد فرماتے ہیں: ''کہ میں حضرت ابو امامہ باہلی اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ہمراہ تھا۔ جب وہ عید پڑھ کر واپس ہوئے تو انہوں نے ان الفاظ میں ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ اللہ ہم سے اور تجھ سے قبول فرمائے۔''(الجواہر النقی :3/320)

کتب حدیث سے بعض روایات ایسی ملتی ہیں جن سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ اور اسے اہل کتاب کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ لیکن وہ روایات محدثین کے معیار صحت پر پورا نہیں اترتی۔ (سنن بیہقی :3/32)

ان الفاظ کے پیش نظر مذکورہ الفاظ سے مبارک باد دی جا سکتی ہے۔ لیکن مصافحہ کرنا اور معانقہ ایک رواج ہے جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ملتا۔ (واللہ اعلم)

عید منانے سے پہلے ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم نے رمضان کا مہینہ کیسے گزارا؟ اس کے حقوق الفرائض کیسے کہاں تک ادا کئے؟ روزہ کے مقصد (حصول تقویٰ) کو حاصل کرنے کے لئے

کس حدتک کوشش کی؟کیا رمضان کے روزوں سے ہماری دینا کی محبت میں کمی اور آخرت کے شوق میں اضافہ ہوا؟دنیا میں بسنے والے مظلوم مسلمانوں کی بے بسی نے ہمیں کس حدتک پریشان کیا؟ان کے ساتھ مالی اخلاقی تعاون کا جذبہ کس حدتک بیدار رہوا؟اگران سب سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو ہم عید منانے اوراسکی مبارک باد دینے اور قبول کرنے کے حق دار ہیں۔ بصورت دیگر ہم اپنے گریبان میں خود جھانکیں اور سوچیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:415